۱۷

چندوں کی ادائیگی میں سرگرمی دکھاؤ

(فرمودہ ۹ - جون ۱۹۳۳ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں سردرد کی وجہ سے زیادہ تو نہیں بول سکتا لیکن میں قادیان کے دوستوں کو اور باہر کی جماعت کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس نئے سال یعنی بجٹ کے سال کا ایک مہینہ ختم ہوچکا ہے- میں نے اس سال مجلس شوریٰ کے موقع پر بیان کیا تھا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے- بیشک نئے آدمیوں میں کمزوری ہوتی ہے مگر نیا ہونا بھی دو طرح کا ہوتا ہے، ایک نیا ہونا نام کا ہوتا ہے اور ایک حقیقت کا- کوئی شخص دو مہینے، چار مہینے یا پانچ مہینے نیا رہا بھی تو اُسے نیا سمجھا جاسکتا ہے- مگر یہ کہ نئی جماعت یا نئے احمدی پچاس سال تک نئے ہی رہیں، ایک تعجب انگیز امر ہے- اور یہ نیا ہونا نام کا ہوگا حقیقت کا نہیں-

جیسے دُلہن جب بیاہ کرلائی جاتی ہے تو اسے دُلہن کہہ کرپکارا جاتا ہے- پھر وہ بڑی ہوجاتی ہے- اس کے بچے ہونا شروع ہوجاتے ہیں، لڑکے اور لڑکیوں کے بعد اُس کے پوتے اور پوتیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں مگر اسے دُلہن ہی کہہ کر پکارتے رہتے ہیں- اب اتنے عرصہ کے بعد کہ سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے پچاس سال سے بھی زائد ہوگئے ہیں اور بیعت کے زمانہ پر بھی چھیالیس سال کے قریب گزر چکے ہیں، ہماری جماعت نئی نہیں کہلاسکتی اور نہ اس کے اکثر افراد نئے احمدی کہلاسکتے ہیں- چھیالیس سال کے زمانہ میں صحابہؓ نے نصف دنیا فتح کرلی تھی- بعثت سے ۱۳ سال کے عرصہ کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہجرت کی- اور ۲۳ سال کے بعد

آپ فوت ہوئے۔ ساڑھے پچیس سال ابھی آپ کے دعویٰ پر نہیں گذرے تھے کہ عرب سارا فتح ہوچکا تھا۔ شام کا بہت سا حصہ بھی فتح ہوچکا تھا۔ ۳۲ سال ابھی آپ کے دعویٰ پر نہیں گزرے تھے کہ صحابہؓ نہ صرف شام بلکہ اناطولیہ کا ایک حصہ بھی فتح کرچکے تھے۔ مصر فتح ہوچکا تھا' ایران فتح ہوچکا تھا اور عراق بھی فتح ہوچکا تھا۔ دنیا کی دو زبردست سلطنتیں جو آج کل کی انگریزی اور روسی حکومت کی طرح تھیں انہیں شکست دے کر ان میں سے ایک کو بالکل برباد کرچکے تھے۔ اور ایک کی حکومت کا بیشتر حصہ لے چکے تھے۔ اور چھیالیس سال کے اختتام پر کہ یہ ہماری جماعت کی بیعت کا زمانہ ہے' وہ ایران سے گزر کر چین کے بہت سے علاقے فتح کرچکے تھے' افغانستان کو بھی فتح کرچکے تھے۔ اور ہندوستان میں بھی اسلامی فوجیں داخل ہوچکی تھیں۔ اُدھر یورپ کے کناروں تک اسلامی جھنڈا لہرانے لگ گیا تھا۔

غرض صحابہ کرام کے عمل کو دیکھتے ہوئے چاہیئے تھا کہ اتنے ہی عرصہ میں جماعت احمدیہ بھی متمدن دنیا کو فتح کرلیتی یا کم از کم اس کے نیچے سرنگ لگادیتی۔ لیکن ہماری جماعت کے لوگ ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کیلئے کہہ دیا کرتے ہیں کہ ابھی نئی جماعت ہے' افراد پوری سرگرمی نہیں دکھاسکتے۔ مگر یہ نیا ہونا ایسا ہی ہے جیسے بڑھیا کو لوگ دُلہن کہہ دیا کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو نیا کہنے سے کوئی انسان نیا نہیں بن سکتا۔ ایک بڈھا جس کے دانت جھڑ چکے ہوں اگر اپنے آپ کو بچہ کہے تو یہ نہیں کہ لوگ اسے بچہ کہنے پر تیار ہوجائیں گے بلکہ ہنسیں گے اور مخول کریں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرے۔ میں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ اگر لوگ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کریں گے تو ایسے افراد یا جماعتوں کو اس طریق پر جکڑ دیا جائے گا کہ یا تو مجبور ہوکر انہیں جماعت کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ اور جس رنگ میں مخلصین جماعت خدمت کررہے ہیں' اسی طرح انہیں بھی خدمتِ دین کرنی پڑے گی اور یا پھر انہیں جماعت کو چھوڑنا پڑے گا۔ بزدل اور کمزور آدمی ہمیشہ باقیوں کو بھی خراب کیا کرتے ہیں۔ جب ہم تھوڑے تھے تب بھی دنیا ہم سے مرعوب تھی اب ہم زیادہ ہوگئے ہیں اور اب بھی دنیا ہم سے مرعوب ہے۔ لیکن اگر وہی اخلاص اور قربانی ہم میں ہوتی جو تھوڑے ہونے کی حالت میں پائی جاتی تھی تو میں سمجھتا ہوں آج دنیا پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ ہم سے مرعوب ہوتی۔ اب جبکہ مالی سال کا ایک مہینہ گزر چکا ہے قادیان کے لوگ اور کارکن دیکھ لیں کہ انہوں نے پہلے مہینہ کا حصہ ادا کردیا ہے یا نہیں۔ اگر ادا کردیا

ہے تو سمجھ لیں کہ بارہ مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ان پر سے ٹل گئی ہے۔ چندہ دینا مصیبت نہیں بلکہ غفلت کے بدلہ میں سزا ملنے کی مصیبت مراد ہے۔ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربانی کرنا ہمیشہ ترقئ نعمت اور برکت کا موجب ہوتا ہے۔ پس یہ مراد نہیں کہ قربانی کرنا مصیبت ہے بلکہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے اپنے فرض کو ادا کرکے اس مصیبت سے اپنے آپ کو بچالیا جو نہ ادا کرنے کی صورت میں ان پر آسکتی تھی۔ یعنی یا تو وہ اپنی کمزریوں کی وجہ سے جماعت سے نکال دیئے جاتے یا کسی اور گرفت میں آجاتے۔ لیکن اگر اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا گیا تو سب سے پہلی جماعت جو زجر کے نیچے آنی چاہیئے اور آئے گی' وہ قادیان کی جماعت ہے۔ میں قادیان کے دوستوں اور باہر کی جماعتوں کی بھی عنقریب ایک لسٹ طلب کروں گا اور دیکھوں گا کہ کون کون سی جماعتوں نے اپنا مئی کا فرض ادا کردیا ہے پھر جن کے متعلق یہ معلوم ہوگا کہ انہوں نے مئی میں اپنا فرض ادا نہیں کیا' ان کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کروں گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ بجٹ سال کے آخر میں ختم ہوتا ہے لیکن اس میں شُبہ نہیں کہ اگر شروع سال سے احتیاط نہ کی گئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ غافل رہیں گے اور اس طرح ان کے گناہوں کا ایک حصہ ہمیں بھی اٹھانا پڑے گا۔ نگران کا فرض ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو ہروقت ہوشیار کرتا رہے اور اگر ہم ہر مہینہ انہیں توجہ نہیں دلائیں گے تو جو شخص اپنا فرض ادا نہیں کرے گا' وہ بارہ مہینے کے بعد جب انتہائی سزا کا مستحق ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے حضور جس طرح وہ سزا کا مستحق ہوگا' اسی طرح نگران بھی اس سزا کا حصہ دار ہوگا۔ پس میں سمجھتا ہوں یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر مہینے یہ دیکھتے چلے آئیں کہ ذمہ داریاں ادا ہورہی ہیں یا نہیں۔ اب دوسرے مہینہ کی ذمہ داری شروع ہورہی ہے۔ آج ۹ تاریخ ہے۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد مئی کی ذمہ داری ادا کردیں۔ اور جون کی ذمہ داری ادا کرنے کیلئے بھی سرگرم عمل ہوجائیں۔ ورنہ ان لوگوں کو جو منہ سے احمدیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور جن کا شور صرف اس لئے ہوتا ہے کہ فلاح خرچ گھٹادو' فلاں مد میں کمی کردو' میں ہوشیار کرتا ہوں کہ انہیں اس بات پر تیار رہنا چاہیئے کہ یا تو اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈال کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں یا بُزدلوں کی طرح پیٹھ موڑ کر چلے جائیں۔ اور یہ میدان ان لوگوں کیلئے چھوڑ دیں جو بظاہر غیر مؤمن ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے حضور مومنوں میں شامل ہیں یعنی وہ آئندہ جماعت میں داخل ہونے والے لوگ جن کی قربانیاں اِن پچھلوں کیلئے شرمندگی کا موجب ہوں گی۔ اور جن

کا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں فدا کردینا پیٹھ پھیرنے والوں کیلئے ذلت کا داغ ہوگا۔ بہت ہیں جو پیچھے آتے ہیں مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے آگے نکل جاتے ہیں۔ جیسے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ وہ پیچھے آئے مگر آگے نکل گئے۔ اگر کمزور لوگ جماعت سے خارج ہوکر اپنی جگہیں خالی کردیں گے تو میں سمجھتاہوں یہ یقیناً جماعت کی کمزوری کا باعث نہیں ہوں گے بلکہ اُن لوگوں کو آگے لانے کا باعث ہوں گے جو ابھی جماعت میں داخل نہیں ہوئے۔ اگر کمزور ایمان والے غداری کریں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے ہی وہ جماعت سے نکلیں گے خداتعالیٰ کی غیرت جوش میں آئے گی اور اُن لوگوں کو آگے لے آئے گی جو ابھی پیچھے ہیں اور اس طرح یہ کمی اور خلا پورا کردیا جائے گا۔

پس مَیں یہاں کے دوستوں کو اور باہر کی جماعتوں کو بھی اس خطبہ کے ذریعہ آگاہ کردیتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں تا ایسا نہ ہو کہ وہ بعد میں کہہ دیں ہمیں علم نہیں تھا اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ سال کے آخر میں حساب لیا جائے گا۔ سال کے بعد کا حساب کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ نہ تو وہ انہیں بچاسکتا ہے جنہیں سزا ملنی ہے اور نہ ہی سلسلہ کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے۔ محاسبہ ساتھ کے ساتھ ہوگا مگر انتہائی سزا سال کے آخر میں دی جائے گی۔ درحقیقت اخلاص کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مجھے اس قسم کے خطبہ کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ کیونکہ ہر مومن ایک عمود اور ستون ہوتا ہے جس پر دنیا قائم ہوتی ہے۔ اُسے کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کھڑا ہمیشہ اسے کیا جاتا ہے جس کی جڑ نہ ہو۔ پس میرا یہ خطبہ گو مخلصین کی ایک رنگ میں ہتک ہے کیونکہ وہ لوگ ایسے ہیں جنہیں خدا کے فضل سے پائے ثبات بخشا گیا۔ اور انہیں توفیق دی گئی ہے کہ وہ باقیوں کیلئے عمود اور ستون بنیں۔ دراصل میرے مخاطب وہ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو مخلصین کے نام پر بٹہ لگانے والے ہیں اور جن کی مثال پیش کرکے مخالف لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ ورنہ ہر مالی تحریک کے موقع پر میں نے دیکھا ہے نادہندہ خاموشی سے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اور مخلصین جو پہلے ہی بوجھ سے دبے ہوئے ہوتے ہیں' آگے نکل آتے ہیں اور کہتے ہیں آئندہ ۱/۸ کی بجائے ہم ۱/۷ دیں گے یا ۱/۷ کی بجائے ۱/۶ دیں گے یا ۱/۶ کی بجائے ۱/۵ دیں گے۔ تب میں سوچتا ہوں کہ دیکھو جن کے متعلق میں چاہتا

ہوں کہ انہیں بوجھ سے نکالوں' وہ تو بوجہ اخلاص کے موجودہ دقتوں اور مالی مشکلات کے باوجود ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں مگر بُزدل اور کمزور ایمان والا بیٹھا رہتا ہے اور کہتا ہے دیکھوں کون لوگ اس کے مخاطب ہیں- دیکھوں کون اس آواز پر لبیک کہتا ہے- میرا منشاء ہے کہ اب ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کیا کروں تا وہ جاگیں اور بیدار ہوں یا پھر دوسروں کیلئے اپنی جگہ خالی کردیں-

پس اس خطبہ کے ذریعے میں پہلے قادیان والوں کو اور پھر باہر کی جماعتوں کو توجہ دلاکر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوتا ہوں- میری ذمہ داریاں تو پھر بھی رہیں گی ہاں اپنی ذمہ داری کے ایک حصہ کو میں ادا کرتا ہوں- اور امید رکھتاہوں کہ اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہے تو لوگ کوشش کرکے اس داغ سے اپنے آپ کو بچالیں گے- جو اپنا فرض ادا نہ کرنے سے انسان کے دل اور اُس کے ماتھے پر لگادیا جاتا ہے-

(الفضل ۱۵ - جون ۱۹۳۳ء)